سوال

(322) خاوند کی طرف سے پابندی پر بیوی کی خلاف ورزی سے نکاح پر اثر؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر بیرون ملک ہوتے ہیں میں ان کی اجازت سےاپنے والدین کے گھر میں رہتی ہوں ہم دونوں خوش ہیں مگر جب وہ پچھلے سال پاکستان آئے تو میرے والدین سے کسی ناچاقی کی بنا پر انہوں نے مجھے کہاکہ اگر تم نے دوبارہ مجھےاپنے والدین کے ہاں جانے کےلئے کہا تو سب کچھ ختم ہوجائے گا، پھران کی ناراضی دور ہوگئی اور مجھ سے کہا کہ میں نے تم پر جوپابندی لگائی تھی اسے ختم کرتا ہوں مگرمیں سخت پریشان ہوں کہ کہیں خلاف ورزی کی صورت میں ہمارے رشتے پر توکوئی اثر نہیں پڑے گا ،انہوں نے وضاحت بھی کی ہے کہ میرے نزدیک سب کچھ ختم ہونے کا مطلب یہ تھاکہ اگر تم نے والدین کے ہاں جانے کوکہا توکچھ عرصہ کےلئے تمہارا بائیکاٹ کروں گا ،مگرمیں خوف زدہ ہوں کہ سب کچھ ختم ہونا کہیں طلاق تونہیں ہے۔ براہ کرم میری راہنمائی کریں کہ اگروہ اپنے الفاظ واپس لیتے ہوئے مجھ سے یہ پابندی ختم کرتے ہیں توکیا میں اس پابندی سے آزاد ہوسکتی ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے سوال کا تفصیلی جواب الحدیث مجریہ ۲۴ستمبر شمارہ نمبر۳۶میں شائع ہوچکا ہے دراصل ہم گھریلوعائلی زندگی کے متعلق بہت افراط وتفریط کاشکارہیں۔ قصورکسی کاہوتا ہے لیکن سزاکسی دوسرے کودیتے ہیں۔ صورت مسئولہ میں اختلاف لڑکی کے والدین سے ہوالیکن سزا لڑکی کودی جارہی ہے کہ اگرتونے والدین کے ہاں جانے کوکہا توسب کچھ ختم ہوجائے گا۔ ہمارے معاشرہ میں سب کچھ ختم ہونے سے مراد تواپنے گھر کوبرباد کرنا ہے لیکن ''صاحب''نے وضاحت کی ہے کہ اس سے مرادکچھ عرصہ کےلئے بیوی سے بول چال بندکرناہے دلوں کاحال تواللہ ہی بہتر جانتے ہیں ہم نے توظاہری الفاظ اوراس کی وضاحت کے مطابق فتویٰ دینا ہے واضح ہوکہ طلاق کے نافذہونے کے اعتبار سے اس کی دواقسام ہیں:

جوفی الفورنافذ ہوجائے، مثلاً: یوں کہاجائے کہ میں تجھے طلاق دیتاہوں۔

جوفی الفورنافذ نہ ہوبلکہ اسے کسی کام کے کرنے یاچھوڑنے پر معلق کیاجائے، مثلاً: یوں کہاجائے کہ تونے گھر سے باہر قدم رکھا توتجھے طلاق ہے۔ اس صورت میں عورت جب بھی گھر سے باہر قدم رکھے گی اسے طلاق ہوجائے گی ،لیکن اگر معلق طلاق میں خلاف ورزی سے پہلے پہلے اس شرط کو ختم کردیاجائے توپھر خلاف ورزی کی صورت میں طلاق نہیں ہوگی۔ کیونکہ پابندی عائد کرنے والے نے خودہی اس پابندی کو ختم کردیا ہے۔ صورت مسئولہ میں دوباتیں قابل غورہیں۔ ایک توسب کچھ ختم ہونے کی وضاحت خودپابندی لگانے والے کی ہے کہ اس سے مرادوقتی بائیکاٹ اورکچھ وقت کےلئے بول چال ختم کرنا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس سے قطعی طورپرطلاق دینا مراد نہیں ہے۔ اس وضاحت کے بعداگرپابندی نہ بھی ختم کی جاتی توبھی خلاف ورزی کی صورت میں طلاق نہیں ہوناتھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ پابندی لگانے والے نے خلاف ورزی سے قبل خوداسے واپس لے لیا ہے اوراسے

ختم کردیا ہے اس صورت میں خلاف ورزی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، لہٰذا سائلہ خاوند کی طرف سے لگائی گئی پابندی سے آزاد ہے۔

نوٹ : نکاح، طلاق اور وراثت سے متعلقہ سوال کرنے والوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے ایڈریس یا کم از کم فون نمبر سے ضرور مطلع کیا کریں تاکہ ہمیں بوقت ضرورت رابطہ کرنے میں آسانی رہے۔ اس کے علاوہ ادارہ ''اہل حدیث'' کی طرف سے خریداری نمبر کا حوالہ بھی ضروری ہے۔ بصورت دیگر سوال کے جواب میں التوا یا تاخیر ہو سکتی ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:334